REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

خطبہ نمبر ۳۰

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱۰ / ۔

جلد ۴۷ / ۱۲ | ۲۷ احسان ۱۳۳۷ ھش | ۲۷ جون ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۴۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۶ جون۔ کل چار بجے بعد دوپہر مری سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق یہ اطلاع موصول ہوئی کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" الحمد للہ

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر دے۔ اور تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

لبنان کی طرف سے شام کی سرحد پر اقوام متحدہ کی ہنگامی فوج متعین کرنیکا مطالبہ

شامی باشندے کثیر تعداد میں ناجائز طور پر لبنان میں داخل ہو رہے ہیں

بیروت ۲۶ جون۔ لبنان کی حکومت نے اقوام متحدہ سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ شام سے ملحقہ سرحد کو مکمل طور پر بند کرنے اور شامی باشندوں کے ناجائز داخلہ کو روکنے کے لئے فوری طور پر ہنگامی فوج متعین کرے۔ کل لبنان کے وزیر اعظم سامی الصلح نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ کو ایک یادداشت بھیجی۔ جس میں لبنان کی تازہ صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ باغیوں کی مدد کے لئے کثیر تعداد میں شامی باشندے ناجائز طور پر لبنان میں داخل ہو رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے مبصروں کے لئے یہ ناممکن ہے۔ کہ وہ پوری طرح انہیں روک سکیں۔ لہذا اقوام متحدہ کی ہنگامی فوج کو فوراً شام سے ملحقہ سرحد پر متعین کیا جائے۔ تاکہ وہ پوری طرح سرحد کی حفاظت کر سکیں۔ اور ناجائز طور پر داخل ہونے والوں کی روک تھام ہو سکے۔ لبنان کے صدر کمیل شمعون نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ ایک دو دن میں باغیوں کی طرف سے زبردست حملہ کا خدشہ ہے آپ نے بتایا کہ اس وقت باغیوں کی مجموعی تعداد دس بارہ ہزار ہے۔ اور ان میں سے ۲۰۔ ۵۰ فیصدی غیر ملکی ہیں۔

سلامتی کونسل نے اگر فوری طور پر مؤثر کارروائی نہ کی تو حالات قابو سے باہر ہو جائیں گے

حکومت پاکستان کی طرف سے اقوام متحدہ کو یادداشت

نیویارک ۲۶ جون۔ پاکستان نے اقوام متحدہ کو بتایا ہے۔ کہ کشمیر کے بارے میں ہندوستان کی مسلسل ہٹ دھرمی کی وجہ سے پاکستان میں شدید بے چینی اور مایوسی پیدا ہو گئی ہے کل اقوام متحدہ میں پاکستان کے قائمقام مستقل نمائندے آغا شاہی نے حکومت پاکستان کی ایک یادداشت پیش کی جس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ کشمیر کے متعلق ہندوستان کا رویہ مسلسل ہٹ دھرمی اور ضد پر مبنی رہا ہے۔ اس نے سلامتی کونسل کی سفارشات کو ماننے سے ہمیشہ انکار کیا ہے۔ جس کی وجہ سے "اب پاکستان میں شدید بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ انتہائی مایوسی کے نتیجہ میں ہی اب عوام میں خط متارکہ کو عبور کر کے کشمیری باشندوں کی مدد کرنے کی تحریک مقبول ہو رہی ہے۔ کیونکہ ان کی طرف سے مسلسل یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ جن توقعات کی بناء پر کشمیر میں جنگ بندی کی گئی تھی وہ پوری نہیں ہوئیں۔ یادداشت میں بتایا گیا ہے۔ کہ حکومت پاکستان موجودہ حالات پر گہری تشویش کا اظہار کرتی ہے۔ سردست حالات قابو میں ہیں حکومت ہر ایسے اقدام کو روکنے کی کوشش کر رہی ہے جس سے یہ مسئلہ زیادہ الجھ جائے لیکن اگر سلامتی کونسل نے اس سلسلہ میں فوری طور پر کوئی مؤثر کارروائی نہ کی تو ممکن ہے حالات قابو سے باہر ہو جائیں۔

صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۶ جون۔۔ رات لاہور سے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بذریعہ فون اطلاع دی کہ ان کی بچی امۃ الحلیم بیگم صاحبہ کو کل ایک سو ساڑھے چار تک بخار ہو گیا۔ اور گھبراہٹ بھی بہت رہی ہے ڈاکٹر حیران تھے کہ زخم کی حالت تو بہتر ہے پھر اتنے تیز بخار کی کیا وجہ ہے۔ آخر مختلف ٹسٹ کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ انتڑیوں میں سخت قسم کی انفیکشن ہے جس کا علاج شروع کیا گیا ہے۔ فون کے وقت بخار ایک سو ساڑھے تین تھا۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ شاید کوئی اور بات بھی خرابی کا باعث ہو جس کی ابھی تک تشخیص نہیں ہو سکی۔ احباب کرام خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ ٹرینیڈاڈ روانہ ہو گئے

ربوہ ۲۶ جون۔ جماعت احمدیہ کے انگریز مبلغ اسلام مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ معہ اہلیہ کل بذریعہ چناب ایکسپریس ٹرینیڈاڈ (ساؤتھ امریکہ) جانے کے لئے روانہ ہو گئے۔ سٹیشن پر متعدد بزرگان سلسلہ و احباب نے اپنے نومسلم مجاہد بھائی کو پُرخلوص دعاؤں کے ساتھ الوداع کہا۔ گاڑی روانہ ہونے سے پیشتر محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ نے دعا کرائی۔

مکرم آرچرڈ صاحب کئی سال تک فریضہ تبلیغ اسلام بجا لانے کے بعد گزشتہ اکتوبر میں رخصت پر تشریف لائے تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ اور آپ کو پہلے سے بھی بڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواست دعا

لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ محترم ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے کی طبیعت تا حال دوران سر اور متلی کی وجہ سے ناساز ہے۔ ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ بھی بیمار ہیں گو نسبتاً افاقہ ہے احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

خطبہ جمعہ

سچا مومن وہی ہے جو قرآن کریم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کرے

تمہارا فرض ہے کہ پردہ کے متعلق خدا اور اس کے رسولؐ کے حکم کی پابندی کرو اور مداہنت سے کام نہ لو

اطاعت اور فرمانبرداری کے اس عظیم الشان نمونہ کی پیروی کرو جو صحابہؓ نے ظاہر کیا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ جون ۱۹۵۸ء بمقام مری

یہ خطبہ میں اپنی ذاتی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہوں۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ

ان الدین عند اللہ الاسلام (آل عمران رکوع ۲)

اس کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور وہی ایمان مقبول ہوتا ہے جس میں

کامل فرمانبرداری اور اطاعت

خدا تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے کسی حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔ صرف منہ سے اپنے آپ کو مسلمان کہتے رہنا یا ظاہر میں آ کر بیعت کر لینا یا کلمہ شہادت پڑھ لینا خدا تعالیٰ کے حضور کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اس کا نام دین رکھنا دین سے تمسخر اور استہزا کرنا اور اپنی منافقت اور بے ایمانی کا ثبوت دینا ہے۔ وہی آدمی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں سچا مومن سمجھا جا سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کے احکام کی اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور اس کی غلامی کا جوا اپنی گردن پر پوری طرح رکھتا ہے۔ اگر وہ

خدا تعالیٰ کے احکام

کی اطاعت نہیں کرتا۔ تو چاہے وہ دس ہزار دفعہ کلمہ پڑھے وہ یزید کا یزید اور ابوجہل کا ابوجہل رہتا ہے اور چاہے دس ہزار دفعہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا رہے خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کا یہ دعوےٰ ایک رائی کے برابر بھی قیمت نہیں رکھتا۔ صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی کامل اطاعت اور کامل فرمانبرداری ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو سچا مومن بناتی ہے ورنہ وہ اگر دس کروڑ دفعہ بھی کلمہ پڑھ کر اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ تو وہ کذاب اور جھوٹا ہے۔

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ اسی

حقیقت کا اظہار

کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ (آل عمران) یعنے کامل فرمانبرداری اور اطاعت کے سوا اگر کوئی اور طریق اختیار کرے۔ تو اسے کسی صورت میں بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔ پس صرف منہ سے مسلمان کہنا یا احمدی کہلا لینا کسی کو فائدہ نہیں دے سکتا جب تک کامل فرمانبرداری اور اطاعت کا نمونہ نہ دکھایا جائے:-

میں دیکھتا ہوں

کہ اکثر احمدی چندہ تو دینے لگ گئے ہیں۔ اور ان کا ایک معتدبہ حصہ نمازیں بھی باقاعدہ پڑھتا ہے۔ لیکن جب سے پاکستان بنا ہے۔ بعض احمدیوں میں سے پردہ اٹھ گیا ہے۔ اور زیادہ تر یہ نقص بالائی طبقہ میں پایا جاتا ہے۔ مجھے تعجب آتا ہے کہ یہ بے غیرت اور بزدل لوگ جنہوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بات نہیں مانی انہوں نے اپنی قوم کی کیا خدمت کرنی ہے۔ قوم کی خدمت کرنے والے تو وہ لوگ تھے جنہوں نے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت

کا ایسا شاندار نمونہ دکھایا۔ کہ آج بھی تاریخ کے صفحات میں ان کے واقعات پڑھ کر انسان کا دل محبت کے جذبات کے ساتھ لبریز ہو جاتا ہے۔ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ عربوں میں پردہ کا کوئی رواج نہیں تھا۔ بلکہ اسلام میں بھی شروع میں پردہ کا حکم نازل نہیں ہوا۔ اس زمانہ میں خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویاں بھی پردہ نہیں کیا کرتی تھیں۔ مگر جب

پردہ کا حکم

نازل ہو گیا۔ تو ایک نوجوان نے اپنے رشتہ کے لئے ایک گھر پسند کیا۔ باپ نے کہا مجھے تمہارا رشتہ منظور ہے۔ تم بڑے اچھے آدمی ہو۔ خوش شکل ہو۔ اور اپنی روزی بھی کماتے ہو۔ اس لئے مجھے تمہیں

رشتہ دینے میں کوئی عذر نہیں

اس نے کہا اگر آپ تیار ہیں۔ تو مجھے لڑکی دکھا دیں۔ بغیر دیکھنے کے میں کس طرح شادی کر لوں۔ باپ کہنے لگا۔ کہ میں لڑکی دکھانے کے لئے تیار نہیں۔ وہ اسی وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ میں نے فلاں جگہ شادی کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ مگر مجھے معلوم نہیں کہ لڑکی کی شکل کیسی ہے۔

میں چاہتا ہوں

کہ ایک دفعہ اسے دیکھ لوں۔ تا کہ میری تسلی ہو جائے۔ آپ نے فرمایا بیشک پردے کا حکم نازل ہو چکا ہے۔ مگر یہ غیر عورت کے لئے ہے جس لڑکی کے ساتھ رشتہ طے ہو جائے۔ اور ماں باپ بھی منظور کر لیں۔ اگر اسے لڑکا دیکھنا چاہے۔ تو ایک دفعہ دیکھ سکتا ہے۔

تم اس کے باپ کے پاس جاؤ اور میری طرف سے کہہ دو کہ وہ تمہیں لڑکی دکھا دے۔ اگر رشتہ کا سوال نہ ہو تب تو بے شک پردہ ہوگا لیکن اگر کوئی شخص کسی جگہ رشتہ کرنے پر رضا مند ہو جائے اور لڑکی کے ماں باپ بھی راضی ہو جائیں۔ تو تسلّی کرنے کے لئے اسے ایک دفعہ دیکھنا جائز ہے۔ وہ گیا اور اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام اسے پہنچا دیا۔ مگر

معلوم ہوتا ہے

اس لڑکی کے باپ کے اندر ابھی اسلام پوری طرح راسخ نہیں ہوا تھا۔ جب اس نے کہا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ آیا ہوں اور آپ نے فرمایا ہے کہ جب تمہارا ایک جگہ رشتہ طے ہو گیا ہے تو اب وہ تمہاری منسوبہ ہے اور منسوبہ کو شادی سے پہلے تسلّی کے لئے دیکھنا جائز ہے۔ تو باپ کہنے لگا۔ میں ایسا بے غیرت نہیں ہوں کہ تمہیں اپنی لڑکی دکھا دوں۔ تمہاری مرضی ہے رشتہ کرو یا نہ کرو۔ جس وقت اس نے یہ بات کہی اس کی لڑکی پردہ میں بیٹھی ہوئی سب باتیں سُن رہی تھی۔ وہ جھٹ اپنا منہ کھول کر سامنے آگئی۔ اور کہنے لگی میں ایسے باپ کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں جو کہتا ہے کہ مجھے ر

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے حکم کی بھی پرواہ نہیں۔ میں اب تمہارے سامنے آگئی ہوں تم مجھے دیکھ لو۔ مگر وہ نوجوان بھی بڑے ایمان والا تھا۔ اس نے جھٹ اپنی آنکھیں نیچی کرلیں۔ اور گردن جھکا لی۔ اور کہنے لگا کہ میں تیرے جیسی مومن عورت کی شکل دیکھے بغیر ہی تجھ سے شادی کروں گا۔ میں نہیں چاہتا کہ جس عورت کے اندر اتنا اخلاص اور ایمان پایا جاتا ہے۔ اس کی شکل دیکھ کر اس کی ہتک کروں۔ اب میں بغیر دیکھنے کے ہی نکاح کرونگا۔ چنانچہ اس نے نکاح کر لیا۔

یہ تھا ان لوگوں کا اخلاص

اور یہ تھی ان لوگوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت پردے کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ مگر لڑکی کہتی ہے کہ باپ بیشک مخالفت کرتا رہے میں ایسے باپ کا حکم ماننے کے لئے تیار نہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کرنے والا نہیں۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے کہ منسوبہ کی شکل دیکھنی جائز ہے تو میرا باپ کون ہے جو اس میں روک بنے۔ میں اب تمہارے سامنے کھڑی ہوں۔ تم مجھے دیکھ لو اور اس نوجوان کا اخلاص دیکھو کہ وہ کہتا ہے۔ میں ایسا ایمان رکھنے والی عورت کو دیکھ کر اس کی ہتک کرنا نہیں چاہتا۔ میں اب بغیر دیکھے ہی اس سے شادی کروں گا۔ یہی لوگ تھے جو اسلام کے لئے اپنی جانیں بلا دریغ قربان کرتے چلے جاتے تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ لیا ہے اور اب ہماری ہر چیز ان کی ہو گئی ہے۔

اُحد کے موقعہ پر

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق غلط فہمی سے یہ مشہور ہو گیا کہ آپ شہید ہو گئے ہیں تو مدینہ کی عورتیں پاگل ہو کر اپنے گھروں سے نکلیں۔ اور اُحد کی طرف دوڑ پڑیں۔ اُحد مدینہ سے آٹھ نو میل کے فاصلہ پر تھا۔ ایک عورت اسی جنون میں دوڑی چلی آرہی تھی کہ اسے سامنے سے اسلامی لشکر واپس لوٹتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ ایک صحابی کے پاس پہنچی اور کہنے لگی مجھے بتاؤ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔ وہ چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ اور سلامت دیکھ چکا تھا۔ اور اس کا دل مطمئن تھا اس نے بجائے اس کے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اسے کوئی جواب دیتا۔ اس نے چاہا کہ اس عورت سے تعلق رکھنے والی جو بات ہے وہ میں اسے بتادوں۔ چنانچہ وہ کہنے لگا بی بی مجھے بڑا افسوس ہے کہ تیرا باپ اس جنگ میں مارا گیا ہے۔ وہ کہنے لگی میں نے تجھ سے اپنے باپ کے متعلق نہیں پوچھا۔ میں تو تجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھ رہی ہوں۔

کہ آپ کا کیا حال ہے

وہ کہنے لگا۔ بی بی مجھے بڑا افسوس ہے کہ تیرا خاوند بھی اس جنگ میں مارا گیا ہے۔ اس نے پھر کہا کہ میں نے تجھ سے اپنے خاوند کے متعلق بھی نہیں پوچھا میں تو تجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دریافت کر رہی ہوں۔ وہ کہنے لگا بی بی مجھے بڑا افسوس ہے۔ کہ تیرا بھائی بھی اس جنگ میں مارا گیا ہے۔ وہ کہنے لگی میں نے تجھ سے اپنے بھائی کا حال بھی کب دریافت کیا ہے۔ میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔ وہ کہنے لگا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو خیریت سے ہیں۔ اس نے کہا اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیریت سے ہیں اور آپ زندہ ہیں تو خواہ میرا باپ مارا جائے یا خاوند مارا جائے۔ یا بھائی مارا جائے۔ مجھے اسکی کوئی پرواہ نہیں۔ مجھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی ضرورت ہے۔ پھر وہ آگے دوڑ پڑی۔ اور اس نے کہا مجھے بتاؤ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہاں کھڑے ہیں تاکہ میں اپنی آنکھوں سے بھی آپ کو دیکھ لوں۔ اور مجھے

یقین ہو جائے

کہ آپ زندہ اور سلامت ہیں جب اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جگہ تندرست کھڑے دیکھا تو وہ دوڑ کر آپ کے پاس پہنچی اسنے آپ کا دامن پکڑ لیا۔ اور اسے محبت کے ساتھ بوسہ دیتے ہوئے کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے یہ کیا کیا کہ آپکے متعلق ایسی خبر مشہور ہو گئی۔ گویا اس صدمہ اور جنون کی حالت میں اسے یہ بھی ہوش نہ رہا۔ کہ کیا کوئی آپ بھی اپنے متعلق ایسی خبر مشہور کیا کرتا ہے اور کہنے لگی یا رسول اللہ یہ جھوٹی خبر بھی آپ کے متعلق کیوں مشہور ہو گئی۔

یہ وہ بہادر عورتیں تھیں

جنہیں اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں کسی اور چیز کی پرواہ نہیں ہوتی تھی کیونکہ انکے اندر سچا ایمان پایا جاتا تھا وہ جانتی تھیں کہ اصل چیز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے۔ اگر اس راستہ میں ہمارا باپ مارا جاتا ہے یا خاوند مارا جاتا ہے یا بھائی مارا جاتا ہے تو ہمیں خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اس صدمہ کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنا چاہیئے اور خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کو سب سے مقدم سمجھنا چاہیئے۔

اسی طرح جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اُحد سے واپس آرہے تھے

تو ایک انصاری جن کا ایک بھائی اس جنگ میں مارا گیا تھا۔ اس فخر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے کی باگ پکڑے چلے آرہے تھے کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیریت سے مدینہ میں لے آئے ہیں۔ جب آپ مدینہ کے دروازہ پر پہنچے تو وہاں ایک عورت کھڑی تھی۔ وہ انصاری کہنے لگے یا رسول اللہ میری ماں۔ یا رسول اللہ میری ماں ان کا منشا یہ تھا کہ یہ میری بڑھیا ماں ہے اور اس کا بیٹا جنگ میں مارا گیا ہے جس کی وجہ سے اسے شدید صدمہ ہوگا۔ آپ اس کی دلداری فرمائیں۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا۔ مائی مجھے بڑا افسوس ہے کہ تیرا

بیٹا اس جنگ میں مارا گیا ہے

اس کی بینائی کمزور تھی۔ اس نے بتر بتر دیکھنا شروع کر دیا۔ کہ یہ آواز مجھے کہاں سے آرہی ہے جب اس کی نظر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر ٹک گئی اور اس نے آپ کو پہچان لیا۔ تو وہ کہنے لگی۔ یا رسول اللہ آپ بھی کیسی باتیں کرتے ہیں جب آپ سلامت ہیں تو پھر میرے بیٹے کی وفات کیا چیز ہے کہ اس کا ذکر کیا جائے۔

قربانی اور اخلاص اور فدائیت کے یہ عظیم الشان نمونے

صحابہ رضؓ نے اسی لئے دکھائے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سچے دل سے ایمان لائے تھے۔ اور ہر قدم پر آپ کی اطاعت کرنا فرض سمجھتے تھے چنانچہ سر ولیم میور اپنی کتاب "لائف آف محمد" میں لکھتا ہے کہ احزاب میں کفار کا اتنا بڑا لشکر جمع ہوا۔ مگر پھر بھی شکست کھا گیا۔

اس کی وجہ صرف یہی تھی

کہ کفار سے ایک سیاسی غلطی ہوئی اور وہ یہ کہ جب وہ خندق پار کر کے اسطرف آجاتے تھے۔ جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیمہ تھا تو وہ بیوقوفی سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کی طرف بڑھنا شروع کر دیتے تھے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ آپ پر اتنے فدا تھے کہ جب وہ سمجھتے تھے کہ ان لوگوں کا منشاء یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیں۔ تو مرد عورتیں اور بچے پاگلوں کی طرح دشمن کے لشکر کے سامنے آجاتے تھے۔ اور اس کو شکست ہو جاتی تھی۔ اگر وہ یہ بیوقوفی نہ کرتے کہ محمد رسول اللہ ؐ کے خیمہ کی طرف رخ کرتے تو ممکن ہے ان کو احزاب میں فتح ہو جاتی۔ یہ عشق کا جنون کامل ایمان اور کامل فرمانبرداری کی وجہ سے ہی تھا۔ ان لوگوں میں تو ایمان تھا میں تو دیکھتا ہوں کہ صحیح الفطرت غیر مسلموں میں بھی غیرت ہوتی ہے

جب میں نے ۱۹۱۲ء میں حج کیا

تو میں ایک اٹیلین جہاز میں بیٹھ کر پہلے مصر گیا تھا۔ اور پھر مصر سے حج کے لئے گیا تھا اس اٹیلین جہاز پر ایک ڈاکٹر تھا جس کی بیوی مر چکی تھی۔ میں نے اس سے کہا کہ تم دوبارہ شادی کیوں نہیں کرتے کہنے لگا کہ میں اگر شادی کروں گا تو ایشیا میں کروں گا۔ میں یورپ میں نہیں کروں گا۔ اس کی طبیعت کچھ مذاقیہ تھی۔ اس نے نقل کر کے مجھے دکھایا اور کہا کہ یورپین عورت جب خاوند آتا ہے تو مونہہ لبسوٹ کے بیٹھ جاتی ہے۔ اور جب غیروں کے سامنے جاتی ہے تو پوڈر اور لپ سٹک لگاتی ہے۔ میں ایسی عورت سے شادی نہیں کروں گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسلام کی شرط نہیں غیرتمند انسان خواہ کسی مذہب کا ہو۔ ایسی حرکات سے پرہیز کرنا پسند کرتا ہے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ

خطبہ پڑھ رہے تھے

کہ آپ نے دیکھا کہ کچھ لوگ کناروں پر کھڑے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ مسجد میں جگہ تنگ تھی۔ اور لوگوں نے کناروں پر کھڑے ہو کر خطبہ سننا شروع کر دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو فرمایا۔ بیٹھ جاؤ ایک صحابیؓ اس وقت مسجد کی طرف آ رہے تھے۔ اور ابھی گلی میں ہی تھے کہ ان کے کانوں میں یہ آواز پہنچ گئی اور وہ

اسی وقت زمین پر بیٹھ گئے

اور انہوں نے گھسٹ گھسٹ کر مسجد کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ کوئی شخص پیچھے سے آ رہا تھا۔ وہ انہیں دیکھ کر کہنے لگا آپ یہ کیا کر رہے ہیں۔ اتنے بڑے آدمی ہو کر آپ نے اکڑوں بیٹھ کر پیروں کے بل چلنا شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا میرے کان میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ابھی یہ آواز آئی تھی کہ بیٹھ جاؤ۔ اس لئے میں یہ آواز سنتے ہی بیٹھ گیا۔ وہ کہنے لگا۔ یہ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے کہا ہوگا۔ جو مسجد میں کھڑے ہوں گے۔ آپ سے تو نہیں کہا۔ انہوں نے جواب دیا کہ کہا ہوگا۔ لیکن میں نے سمجھا کہ اگر میں نے اس حکم کی تعمیل نہ کی اور اس وقت میری جان نکل گئی۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک حکم ایسا رہ جائیگا۔ جس کی میں نے اطاعت نہیں کی ہوگی۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ خواہ آپ نے کسی کو مخاطب کیا ہو جب میرے کانوں میں آپ کی آواز پڑ گئی ہے تو میں اس کی تعمیل کروں۔

یہ وہ اطاعت کی روح تھی

جو صحابہ میں پائی جاتی تھی۔ اس طرح دیکھو شراب کی عادت کتنی خطرناک چیز ہے لوگ زور لگاتے ہیں مگر یہ عادت نہیں چھٹتی۔ عرب میں بھی اسلام سے پہلے شراب کا بہت رواج تھا۔ حتیٰ کہ امراء پانچ نمازوں کے اوقات میں پانچ دفعہ شرابیں پیا کرتے تھے اور اس پر فخر کرتے تھے۔ جب شراب حرام ہوئی تو جس مجلس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے شراب کی حرمت کا اعلان فرمایا۔ اس میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے تو سن لیا مگر وہ لوگ جو گھروں میں تھے۔ ان کے کانوں تک ابھی یہ بات نہیں پہنچی تھی۔ ایک جگہ شادی کی تقریب تھی اور

شراب کے مٹکے

بھر کر انہوں نے رکھے ہوئے تھے۔ ایک دو مٹکے ختم ہو چکے تھے اور تین چار باقی تھے اور پھر وہ سارے کے سارے شراب کے نشہ میں مخمور تھے اتنے میں ایک شخص گلی میں سے گذرا اور اس نے کہا کہ سنو آج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آج سے میں مسلمانوں پر شراب کی حرمت کا اعلان کرتا ہوں۔ اسوقت ایک آدمی نے دوسرے کی طرف دیکھا اور کہا اس سے پوچھو تو سہی یہ کیا کہہ رہا ہے دوسرے نے ڈنڈا اٹھایا اور شراب کے مٹکوں کو توڑ دیا۔ یہاں تک کہ وہ شراب بہتے ہوئے گلی تک پہنچ گئی۔ وہ کہنے لگا تم نے یہ کیا کیا پہلے پوچھ تو لینا تھا کہ کیا بات ہوئی ہے۔ اس نے کہا جب ہمارے کانوں میں یہ آواز پہنچ گئی ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شراب کو حرام کر دیا ہے تو میں پہلے مٹکہ کو توڑوں گا۔ اور پھر پوچھوں گا کہ کیا بات ہے۔ یہ وہ طریق تھا جس پر صحابہؓ نے قدم مارا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو کمال تک پہنچا دیا۔

پس میں اس خطبہ کے ذریعہ ان لوگوں کو جو اپنی بیویوں کو بے پردہ رکھتے ہیں۔

تنبیہہ کرتا ہوں

اور انہیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ باقی احمدی بھی مجرم ہیں کیونکہ محض اس لئے کہ فلاں صاحب بڑے مالدار ہیں تم ان کے ہاں جاتے ہو ان سے مل کر کھانا کھاتے ہو اور ان سے دوستی اور محبت کے تعلقات رکھتے ہو۔ تمہارا تو فرض ہے کہ تم ایسے آدمی کو سلام بھی نہ کرو تب سے شک سمجھا جائے گا کہ تم میں غیرت پائی جاتی ہے۔ اور تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت کروانا چاہتے ہو۔ لیکن اگر تم ایسے شخص سے مصافحہ کرتے ہو اس کو سلام کرتے ہو اور اس سے تعلقات رکھتے ہو تو تم بھی ویسے ہی مجرم ہو۔ جیسے وہ ہیں۔ پس آج

میں یہ اعلان کرتا ہوں

کہ جو لوگ اپنی بیویوں کو بے پردہ باہر لے جاتے اور مکسڈ پارٹیوں میں شمولیت اختیار کرتے ہیں اگر وہ احمدی ہیں تو تمہارا فرض ہے کہ تم ان سے کوئی تعلق نہ رکھو نہ ان سے مصافحہ کرو۔ نہ انہیں سلام کرو۔ نہ ان کی دعوتوں میں جاؤ۔ اور نہ ان کو کبھی دعوت میں بلاؤ۔ تاکہ انہیں محسوس ہو کہ ان کی قوم اس فعل کی وجہ سے انہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ لیکن

غیر احمدیوں کے متعلق

ہمارا یہ قانون نہیں۔ کیونکہ وہ ہماری جماعت میں شامل نہیں اور ہمارے فتوے کے پابند نہیں۔ وہ چونکہ ہماری جماعت میں شامل نہیں ان پر ان کے مولویوں کا فتوے چلے گا اور خدا تعالےٰ کے سامنے ہم ان کے ذمہ وار نہیں ہوں گے بلکہ وہ یا ان کے مولوی ہونگے لیکن اگر تم ایسے لوگوں سے تعلقات رکھتے ہو جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اور پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں تو صرف وہی نہیں بلکہ تم بھی پکڑے جاؤ گے۔ خدا کہے گا کہ ان لوگوں کو تم نے اس گناہ پر دلیری اور جرأت دلائی اور انہوں نے سمجھا کہ ساری قوم ہمارے اس فعل کو پسند کرتی ہے پس آئندہ ایسے احمدیوں سے نہ تم نے مصافحہ کرنا ہے نہ انہیں سلام کرنا ہے نہ انکی دعوتوں میں جانا ہے نہ انکو کبھی دعوت میں بلانا ہے نہ انکے پیچھے نماز پڑھنا ہے اور نہ انکو جماعت میں کوئی عہدہ دینا ہے بلکہ اگر ہو سکے تو

ان کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا۔ اسی طرح ہماری

جماعت کی عورتوں کو چاہیئے

کہ ان کی عورتوں سے کسی قسم کے تعلقات نہ رکھیں۔ تمہیں اس سے کیا کہ کوئی شخص مالدار ہے۔ تمہیں کسی مالدار کی ضرورت نہیں تمہیں خدا کی ضرورت ہے اگر تم اللہ تعالےٰ کیلئے ان مالداروں سے قطع تعلق کرو گے تو بے شک تمہارے گھر میں وہ مالدار نہیں آئے گا لیکن تمہارے گھر میں خدا آئے گا۔ اب بتاؤ کہ تمہارے گھر میں کسی مالدار آدمی کا آنا عزت کا موجب ہے یا خدا تعالےٰ کا آنا عزت کا موجب ہے۔ بڑے سے بڑا مالدار بھی ہو تو خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ پس میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہ رکھا جائے۔ تم

اس بات سے مت ڈرو

کہ اگر یہ لوگ علیحدہ ہو گئے تو چندے کم ہو جائیں گے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ کیا تھا تو اس وقت کتنے لوگ چندہ دینے والے تھے۔ مگر پھر اللہ تعالےٰ نے اتنی بڑی جماعت پیدا کر دی کہ اب صدر انجمن احمدیہ کا سالانہ بجٹ سترہ لاکھ روپیہ کا ہوتا ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ دو چار سال میں ہمارا بجٹ پچاس ساٹھ لاکھ روپیہ تک پہنچ جائے گا۔ پس اگر ایک شخص سے چل کر ہماری جماعت کو اتنی ترقی حاصل ہوئی ہے کہ لاکھوں تک ہمارا بجٹ جا پہنچا ہے تو اگر یہ دس پندرہ آدمی نکل جائیں گے تو کیا ہو جائے گا۔ ہمیں تو یقین ہے کہ اگر ایک آدمی نکلے گا تو اللہ تعالےٰ اس کی جگہ ہمیں ہزار دیدے گا۔ پس ہمیں ان کے علیحدہ ہونے کا کوئی فکر نہیں۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ یہ صرف نام کے احمدی نہ ہوں بلکہ عملی طور پر بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والے ہوں۔ مگر یاد رکھو

پردہ سے مراد وہ پردہ نہیں

جس پر پرانے زمانہ میں ہندوستان میں عمل ہوا کرتا تھا اور عورتوں کو گھر کی چار دیواری میں بند رکھا جاتا تھا اور نہ پردہ سے مراد موجودہ برقعہ ہے۔ یہ برقعہ جس کا آجکل رواج ہے صحابہؓ کے زمانہ میں نہیں تھا۔ اس وقت عورتیں چادر کے ذریعہ گھونگھٹ نکال لیا کرتی تھیں جس طرح شریف زمیندار عورتوں میں آجکل بھی رواج ہے۔ چنانچہ ایک صحابی ایک دفعہ کوفہ کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ پردہ کا ذکر آگیا۔ اس زمانہ میں برقعہ کی طرز کی کوئی نئی چیز نکلی تھی وہ اس کا ذکر کر کے کہنے لگے کہ میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کا کوئی رواج نہیں تھا۔ اس زمانہ میں عورتیں چادر اوڑھ کر گھونگھٹ نکالا کرتی تھیں جس میں سارے کا سارا منہ چھپ جاتا ہے۔ صرف آنکھیں کھلی رہتی ہیں جیسے پرانے زمیندار خاندانوں میں اب تک بھی گھونگھٹ کا ہی رواج ہے۔ پس شریعت نے پردہ محض چادر اوڑھنے کا نام رکھا ہے اور اس میں بھی

گھونگھٹ نکالنے پر زور

دیا ہے۔ ورنہ آنکھوں کو بند کرنا جائز نہیں۔ یہ عورت پر ظلم ہے اسی طرح عورت کو اپنے ساتھ لے کر بشرطیکہ وہ پردہ میں ہو سیر کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ میں نے خود حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ سے سنا کہ امرتسر کے سٹیشن پر ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت ام المومنینؓ کو اپنے ساتھ لے کر ٹہل رہے تھے کہ مولوی عبدالکریم صاحب بڑے جوش کی حالت میں میرے پاس آئے اور کہنے لگے مولوی صاحب دیکھئے حضرت صاحب یہاں ٹہل رہے ہیں اور ام المومنین ساتھ ہیں آپ جا کر حضرت صاحب کو سمجھائیں کہ یہ مناسب نہیں۔ غیر لوگ سٹیشن پر جمع ہیں اور وہ اعتراض کریں گے۔

حضرت خلیفہ اوّلؓ

فرماتے تھے کہ میں نے کہا کہ جب آپ کے دل میں ایک اعتراض پیدا ہوا ہے تو آپ خود حضرت صاحب سے اس کا ذکر کریں۔ میں تو نہیں جاتا۔ آخر وہ خود ہی چلے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد آئے تو انہوں نے سر نیچے ڈالا ہوا تھا۔ میں نے کہا مولوی صاحب کیا آئے؟ کہنے لگے ہاں میں نے کہا تھا کہ یہ مناسب نہیں کل ہی سارے اخبارات میں یہ بات چھپ جائے گی اور مخالف اعتراض کریں گے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ سنا تو آپ نے فرمایا مولوی صاحب وہ کیا لکھیں گے کیا یہ لکھیں گے کہ مرزا قادیانی اپنی بیوی کو ساتھ لے کر ٹہل رہا تھا اور اگر وہ یہ بات لکھیں تو اس میں ڈرنے کی کونسی بات ہے۔

غرض اس وقت پردہ میں اتنی شدت تھی کہ اپنی بیوی کو بھی ساتھ لے کر پھرنا لوگوں کی نگاہ میں معیوب سمجھا جاتا تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ آپ آخری دنوں میں جب لاہور میں مقیم تھے تو باقاعدہ حضرت ام المومنین کو ساتھ لے کر سیر کیا کرتے تھے۔ آپ چونکہ خود بھی بیمار تھے اور اعصاب کی تکلیف تھی اور

حضرت ام المومنین

بھی بیمار رہتی تھیں اس لئے جب تک آپ لاہور میں رہے روزانہ فٹن میں بیٹھ کر آپ سیر کے لئے تشریف لے جاتے۔ اور حضرت ام المومنین بھی آپ کے ساتھ ہوتیں۔ قادیان میں بھی یہی کیفیت تھی۔ حضرت ام المومنین ہمیشہ سیر کے لئے جاتی تھیں اور ان کے ساتھ ان کی سہیلیاں وغیرہ بھی ہوا کرتی تھیں۔ پس پردہ کے یہ معنے نہیں کہ عورتوں کو گھروں میں بند کر کے بٹھا دو۔ وہ سیر وغیرہ کے لئے جا سکتی ہیں۔ ہاں گھروں کے قصے سننے منع ہیں۔ لیکن اگر دوسروں سے وہ کوئی ضروری بات کریں تو یہ جائز ہے مثلاً اگر وہ ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہیں تو بے شک کریں یا فرض کرو کوئی مقدمہ ہو گیا ہے اور عورت کسی وکیل سے بات کرنا چاہتی ہے تو بے شک کرے۔ اسی طرح اگر کسی جلسہ میں کوئی ایسی تقریر کرنی پڑے جو مرد نہیں کر سکتا تو عورت تقریر بھی کر سکتی ہے

حضرت عائشہؓ

کے متعلق تو یہاں تک ثابت ہے کہ آپ مردوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سنایا کرتی تھیں۔ بلکہ خود لڑائی کی بھی ایک دفعہ آپ نے کمان کی۔ جنگ جمل میں آپ نے اونٹ پر بیٹھ کر سارے لشکر کی کمان کی تھی۔ پس یہ تمام چیزیں جائز ہیں۔ جو چیز منع ہے وہ یہ ہے کہ عورت کھلے منہ پھرے اور مردوں سے اختلاط کرے۔ ہاں اگر وہ گھونگھٹ نکال لے اور آنکھ سے رستہ وغیرہ دیکھے تو یہ جائز ہے لیکن منہ سے کپڑا اٹھا دینا یا مکسڈ پارٹیوں میں جانا جبکہ ادھر بھی مرد بیٹھے ہوں اور ادھر بھی مرد بیٹھے ہوں یہ ناجائز ہے۔ اسی طرح عورت کا مردوں کو شعر گا گا کر سنانا بھی ناجائز ہے۔ کیونکہ وہ ایک لغو فعل ہے۔ غرض

عورتوں کا مکسڈ مجالس میں جانا

مردوں کے سامنے اپنا منہ ننگا کر دینا اور ان سے ہنس ہنس کر باتیں کرنا یہ سب ناجائز امور ہیں۔ لیکن ضرورت کے موقعہ پر شریعت نے بعض امور میں انہیں آزادی بھی دی ہے بلکہ قرآن کریم نے اِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا کے الفاظ استعمال فرما کر بتا دیا ہے کہ جو حصہ مجبوراً ظاہر کرنا پڑے اس میں عورت کے لئے کوئی گناہ نہیں اس اجازت میں وہ تمام مزدور عورتیں بھی شامل ہیں جنہیں کھیتوں اور میدانوں میں کام کرنا پڑتا ہے اور چونکہ ان کے کام کی نوعیت ایسی ہوتی ہے کہ ان کے لئے آنکھوں اور اس کے اردگرد کا حصہ کھلا رکھنا ضروری ہوتا ہے ورنہ ان کے کام میں دقت پیدا ہوتی ہے اس لئے اِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا کے ماتحت ان کے لئے آنکھوں سے لے کر ناک تک کا حصہ کھلا رکھنا جائز ہوگا اور چونکہ انہیں بعض دفعہ پانی میں بھی کام کرنا پڑتا ہے اس لئے ان کے لئے یہ بھی جائز ہوگا کہ وہ پاجامہ اڑس لیں اور ان کی پنڈلی ننگی ہو جائے بلکہ

ہمارے علماء کا یہ فتویٰ ہے

کہ اگر کوئی عورت حاملہ ہو اور کوئی اچھی دایہ میسر نہ آسکے اور ڈاکٹر یہ کہے کہ اگر یہ کسی مرد ڈاکٹر سے اپنا بچہ نہیں جنوائے گی تو اس کی زندگی خطرہ میں ہے تو ایسی صورت میں اگر وہ کسی مرد سے بچہ نہیں جنوائے گی تو یہ گناہ ہوگا۔ اور پردے کی کوئی پرواہ نہیں کی جائے گی۔ حالانکہ عام حالات میں منہ کے پردے سے ستر کا پردہ زیادہ ہے لیکن اس کے لئے اعضاءِ نہانی کو بھی مرد کے سامنے کر دینا ضروری ہوگا۔ بلکہ اگر کوئی عورت مرد ڈاکٹر سے بچہ نہ جنوائے اور مر جائے تو خدا تعالےٰ کے حضور وہ ایسی ہی سمجھی جائیگی جیسے اس نے خودکشی کی ہے۔ غرض کوئی دقت ایسی نہیں جس کا ہماری شریعت نے علاج نہیں رکھا۔ مگر باوجود اتنے بڑے انعام کے کہ خدا تعالےٰ نے لوگوں کی سہولت کے لئے ہر قسم کے احکام دے دیئے ہیں۔ اگر کوئی شخص پردہ کو چھوڑتا ہے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ قرآن کی ہتک کرتا ہے ایسے انسان سے ہمارا کیا تعلق ہو سکتا ہے وہ ہمارا دشمن ہے اور ہم اس کے دشمن ہیں اور ہماری جماعت کے مردوں اور عورتوں کا فرض ہے کہ وہ ایسے احمدی مردوں اور ایسی احمدی عورتوں سے کوئی تعلق نہ رکھیں۔ یہ کوئی فخر کی بات

نہیں۔ مگر فلاں عورت بڑے مالدار آدمی کی بیوی ہے۔ تمہارا فخر اس میں ہے کہ تمہارے فرشتوں سے تعلقات ہوں۔ اور فرشتوں سے وہی لوگ ملتے ہیں جو خدا تعالے کے کامل فرمانبردار ہوں۔ پس ان لوگوں کی مت پرواہ کرو۔ اور اس بات سے نہ ڈرو۔ کہ اگر یہ لوگ الگ ہوگئے تو کیا ہو جائے گا۔ اگر ان میں سے ایک شخص علیحدہ ہوگا تو اس کی جگہ ہزار آدمی تم میں شامل ہوگا۔ بلکہ آئندہ ان کی جگہ ہزاروں بڑے بڑے مالدار تم میں شامل ہوں گے۔ اور پھر ان کی تعداد خدا تعالے کے فضل سے بڑھتی چلی جائے گی۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں اگر تم میں حیاء پیدا ہوگئی تو تمہارے عمل کو دیکھ کر مسلمانوں کا شریف طبقہ بھی تمہاری اقتداء کرنے پر مجبور ہوگا۔ بلکہ بعض باتوں میں تو اب بھی ہماری جماعت کے نمونہ کا لوگوں پر بڑا بھاری اثر ہے۔

حال ہی میں

ہماری جماعت کا ایک شخص

فوت ہوا ہے۔ وہ بالکل ان پڑھ تھا مگر احمدیت سے نہایت ہی اخلاص رکھتا تھا۔ ربوہ کے پاس ہی ایک گاؤں کا رہنے والا تھا۔ اور پرانے زمانہ سے قادیان آیا جایا کرتا تھا۔ اس کے باپ اور بھائی وغیرہ سب چور تھے اور علاقہ کی بھینیں نکال لایا کرتے تھے۔ اس نے خود اپنا حال سنایا کہ اس کے بھائی ایک دفعہ کسی کی بھینس چرا کر لے آئے۔ جنگلی لوگ کھوج لگانے میں بڑے ماہر ہوتے ہیں۔ وہ نشانات دیکھتے دیکھتے ہمارے گھر پہنچ گئے اور کہنے لگے کہ ہماری بھینس دے دو۔ انہوں نے قسمیں کھانی شروع کر دیں کہ ہم تمہاری بھینس چرا کر نہیں لائے۔ لوگوں نے کہا۔ ہمیں تمہاری قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔ ہاں اگر تمہارا فلاں بھائی جو مرزائی ہو چکا ہے کہہ دے کہ تم ہماری بھینس نہیں لائے تو ہم اس کی بات مان لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ وہ تو کافر ہے اس کافر کا کیا اعتبار ہو سکتا ہے۔ وہ کہتے کہ وہ ہے تو کافر مگر ہمیں تمہاری قسموں پر اتنا اعتبار نہیں جتنا اس کافر کی زبان پر ہے پھر اس نے کہا کہ آخر وہ میرے پاس آئے اور مجھے خوب مارا اور کہا کہ خبردار جو باہر جا کر یہ کہا کہ بھینس ہمارے پاس ہے۔ اور جب تسلی ہوگئی کہ اب یہ ہمارا راز فاش نہیں کریگا تو مجھے باہر لائے اور پوچھا کہ بتاؤ کیا ہم بھینس لائے ہیں؟ میں نے کہا کہ اگر میں نے کچھ کہا تو تم خفا ہو جاؤ گے انہوں نے کہا۔ نہیں بولو کیا ہم بھینس لائے ہیں؟ میں نے کہا۔ ہاں لائے تو ہو وہ اندر کھڑی ہے۔ انہوں نے پھر مجھے اندر لیجا کر مارا اور کہا۔ ہم نے جو کہا تھا کہ نہ بتانا پھر تم نے کیوں بتایا۔ میں نے کہا کہ وہ اندر جو کھڑی ہے تو میں کیا کرتا۔ غرض احمدیوں کی

سچائی کا یہ اثر تھا

کہ لوگ کہتے کہ یہ ہے تو کافر مگر جو بات کہتا ہے سچ کہتا ہے۔ تو اچھے نمونہ کا دوسرے لوگوں پر بڑا بھاری اثر پڑتا ہے میں جن دنوں ام طاہر کی بیماری کے سلسلہ میں لاہور ٹھہرا ہوا تھا ایک روز رات کے دس بجے ایک غیر احمدی مولوی مجھ سے ملنے کے لئے آیا اور کہنے لگا کہ آپ کی جماعت بڑی اچھی ہے اور اسلام کی بڑی خدمت کر رہی ہے لیکن صرف ایک خرابی ہے جو نہیں ہونی چاہیئے۔ اور وہ یہ کہ آپ ہم سے نہیں ملتے۔ نہ ہمارے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں اور نہ ہمیں رشتے دیتے ہیں۔ اگر یہ خرابی دور ہو جائے تو پھر آپ کی جماعت سے بہتر اور کوئی جماعت نہیں۔ میں نے کہا مولوی صاحب یہ لوگ جن کی آپ تعریف کر رہے ہیں آپ لوگوں میں سے ہی نکل کر آئے ہیں یا کہیں اور سے آئے ہیں؟ جب یہ آپ لوگوں میں سے ہی نکل کر آئے ہیں اور مرزا صاحب کی تعلیم نے ان میں

اتنی بڑی تبدیلی

پیدا کر دی ہے تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ پھر یہ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مل کر ویسے ہی بے عمل ہو جائیں جیسے وہ ہیں؟ وہ آدمی سمجھدار تھا کہنے لگا اب میں سمجھ گیا۔ آپ مسلمانوں سے بالکل نہ ملیے اور علیحدہ ہی رہیئے اگر آپ کی جماعت کے لوگ پھر ان سے جا ملے تو اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو پھیلانے کی جو جد و جہد آپ کی جماعت کر رہی ہے وہ بھی جاتی رہیگی اور اسلام کی تبلیغ ختم ہو جائے گی۔ اب کم از کم کوئی جماعت تو ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام پھیلا رہی ہے۔ تو دیکھو نیک نمونہ کا لوگوں پر کتنا اثر ہوتا ہے۔ اب یہ لوگ اپنی امارت کی وجہ سے احمدیت کے رستہ میں روک بن رہے ہیں۔ اگر یہ لوگ روک نہ بنیں۔ اور اسلام کے احکام کی اطاعت کریں تو احمدیت کو بڑی ترقی حاصل ہو سکے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی

اور

تزکیہ نفوس کرتی ہے

قربانی کی رقوم کی تازہ فہرست نمبر ۳

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ)

ذیل میں قربانیوں کی رقوم کی تازہ فہرست (فہرست نمبر ۳) درج کی جاتی ہے اللہ تعالے ان سب بھائیوں اور بہنوں کی قربانی کو قبول فرمائے اور جزائے خیر سے نوازے

فقط والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ربوہ ۲۳/۶/۵۸

(۱) ڈاکٹر ایس اے صوفی صاحب سرگودھا ۔۔۔۔ ۳۵-۰-۰

(۲) والدین شیخ محمد دین صاحب بذریعہ ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ (دو قربانی) ۔۔۔۔ ۶۰-۰-۰

(۳) محمد عبد الماجد صاحب داؤد خیل بذریعہ مولوی محمد حسین صاحب جھنگ ۔۔۔۔ ۲۵-۰-۰

(۴) ابو الفضل محمود صاحب ربوہ ۔۔۔۔ ۳۵-۰-۰

(۵) چوہدری محمد اسحق صاحب واقف زندگی۔ ربوہ ۔۔۔۔ ۳۵-۰-۰

(۶) امۃ العزیز بیگم صاحبہ زوجہ ملک نذیر احمد خانصاحب کراچی ۔۔۔۔ ۲۵-۰-۰

(۷) محمد عبد الماجد صاحب بی ایس سی۔ داؤد خیل (بتسلسل سابق) ۔۔۔۔ ۵-۰-۰

(۸) ڈاکٹر عبد السلام صاحب پروفیسر لنڈن بذریعہ مولوی محمد حسین صاحب جھنگ ۔۔۔۔ ۴۰-۰-۰

(۹) عزیز الدین خان صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی حیدرآباد سندھ ۔۔۔۔ ۳۰-۰-۰

(۱۰) سردار بشیر احمد صاحب ایس ڈی۔ او لاہور ۔۔۔۔ ۳۰-۰-۰

(۱۱) ڈاکٹر محمودہ بیگم صاحب کراچی حال ڈونگا گلی (دو قربانی) ۔۔۔۔ ۶۰-۰-۰

(۱۲) عبد الکریم خانصاحب بی۔ اے سول سیکرٹریٹ لاہور (بتسلسل سابق) ۔۔۔۔ ۵-۰-۰

(۱۳) بیگم ڈاکٹر محمد علی خان صاحب افریقی مرحوم۔ کراچی ۔۔۔۔ ۳۰-۰-۰

(۱۴) عبد الحمید صاحب مسلم باٹا شو سٹور اوکاڑہ ۔۔۔۔ ۲۵-۰-۰

فارم ہائے اصل آمد جلد پر کر کے واپس فرمائیں

حصہ آمد کے موصی احباب توجہ فرمائیں

حصہ آمد کے موصی احباب اور موصیہ خواتین سے ان کی گذشتہ سال (یکم مئی ۵۷ء تا نہایت ۳۰ اپریل ۵۸ء) کی اصل آمد معلوم کرنے کے لئے قریباً ڈیڑھ ماہ سے فارم بھیجے جا رہے ہیں۔ جن احباب کو فارم پہنچ چکے ہیں انہوں نے اگر ابھی پر کر کے واپس نہیں کئے تو جلد پر کر کے واپس فرمائیں۔ اور اس امر کو فراموش نہ فرمائیں کہ ان کے حسابات کی تکمیل کا انحصار صرف اور صرف ان فارموں کو پر کر کے واپس کرنے پر ہے۔ ان فارموں کو پر کر کے واپس کرنے میں جس قدر تاخیر ان کی طرف سے ہوگی اسی قدر دیر ان کے حسابات کی تکمیل میں ہوگی۔ یعنی دفتر ان کو یہ بتانے سے قاصر رہیگا کہ ان کی طرف سے جو چندہ وصیت مئی ۵۷ء سے اپریل ۵۸ء تک واجب الوصول تھا پورا آ چکا ہے یا ان کی طرف سے بقایا ہے۔ اگر بقایا ہے تو کس قدر اور اگر ان کا دفتر کی طرف فاضل ہے تو وہ کتنا ہے۔ غرض حصہ آمد کے موصی احباب کے حسابات کی تکمیل جب تک اُن کی طرف سے فارم پر ہو کر نہ آ جائیں نہیں ہو سکتی۔

اس سلسلہ میں یہ کہہ دینا بھی ضروری ہے کہ بعض احباب نے اپنی کئی کئی سالوں کی آمد نہیں بتائی۔ ان کو اتنے ہی سالوں کے فارم بھجوائے جا رہے ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ پہلی مرتبہ موصی احباب کو یہ فارم بذریعہ عام ڈاک بھیجے جائیں۔ اگر پندرہ دن تک فارم پر ہو کر واپس نہ آئیں تو دوسری مرتبہ بصیغہ رجسٹری بھیجے جائیں جو بلا ضرورت زائد خرچ ہوتا ہے۔ پس حصہ آمد کے ہر موصی کا فرض ہے کہ وہ پہلی مرتبہ عام ڈاک کے ذریعہ سے ہی موصول شدہ فارم پر کر کے پندرہ دن کے اندر اندر واپس کر دیں اور دوسری مرتبہ رجسٹری پر بلا ضرورت خرچ کرنے سے دفتر کو بچائیں۔ اور سلسلہ کے مال کو کفایت شعاری کے ساتھ خرچ کرنے کے لئے دفتر سے تعاون کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

۴۔ مکرم چوہدری الٰہی بخش صاحب نمبردار ولد چوہدری غلام جیلانی صاحب مہاجر بیری ضلع گورداسپور حال کالیکے نگرہ ضلع سیالکوٹ عرصہ پانچ ماہ سے بیمار ہیں۔ اور احباب سے صحت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

قاضی عبد الرحمن سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

بہاول پور شہر کی ترقی پر دس لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے

(امپروومنٹ ٹرسٹ بہاول پور نے سکیموں کی منظوری دیدی)

بغداد الجدید ۲۴ جون۔ ڈپٹی کمشنر بہاول پور شیخ ریاض القدیر کی صدارت میں کل یہاں مقامی امپروومنٹ ٹرسٹ کا اجلاس ہوا۔ جس میں بتایا گیا کہ ٹرسٹ اس سال کے دوران میں بہاولپور شہر کی ترقیاتی سکیموں پر دس لاکھ روپے خرچ کرے گا۔

امپروومنٹ ٹرسٹ بہاول پور نے مذکورہ اجلاس میں جو سکیم منظور کی ہے اس کے مطابق بہاولپور شہر میں خرید فروخت کے دو مراکز۔ ریلوے اسٹیشن کو جانے والی سڑک کی توسیع تین تانگہ شیڈ اور ایک پٹرول پمپ تعمیر کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ٹرسٹ نے سماجی بہبود کے کاموں کے لئے ایک لاکھ روپے مختص کئے ہیں۔ جنہیں ماڈل ٹاؤن میں پانی کے ذخیرے کی تعمیر پر خرچ کیا جائے گا۔ کیونکہ اس بستی میں پانی کی بہت زیادہ قلت ہے۔ ماڈل ٹاؤن میں زیر زمین نالیوں کی تعمیر اور ماڈل ٹاؤن میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے چار لاکھ روپے مختص کئے گئے۔

ٹرسٹ نے بہاول پور میں رہائش کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے زمین کے تین سو پلاٹ مختص کر دیئے ہیں جنہیں چار آنے فی مربع فٹ کے حساب سے عوام میں فروخت کیا جائے گا۔

یہ پلاٹ مختلف زمروں میں شمار ہوتے ہیں جنہیں ضرورت مند اصحاب کو ان کی ضرورت اور رتبہ کے لحاظ سے تقسیم کیا جائے گا۔

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج میں اضافہ

سیالکوٹ ۲۵ جون۔ مقبوضہ کشمیر کے سرحدی علاقہ سے موصول ہونے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ حد بندی لائن اور سیالکوٹ جموں سرحد پر بھارتی فوج کی بہت بڑی تعداد جمع کر دی گئی ہے اطلاع میں کہا گیا ہے کہ حد بندی کی لائن پر موجودہ بھارتی فوج کی ہر پلٹن کی طاقت میں تین گنا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اور اب یہ پوری طرح جنگ کے لئے تیار کھڑی ہے۔

وزیر اعظم کی اپیل کی سماعت کا دوسرا دن

مری ۲۵ جون۔ سپریم کورٹ کے ایک فل بنچ کے روبرو وزیر اعظم ملک فیروز خان نون کی اپیل کی سماعت آج بھی جاری رہی۔ یہ اپیل مسٹر گرمانی کے ازالہ حیثیت عرفی کے مقدمے کے فیصلے سے بعض پیراگراف حذف کرانے کے لئے دائر کی گئی ہے۔ کل پاکستان کے اٹارنی جنرل نے اپنی بحث ختم کی۔ ملک نون کے سینئر وکیل مسٹر منظور قادر نے اپنے دلائل کل مکمل کئے تھے۔

اس کے بعد سپریم کورٹ کے سینئر ایڈووکیٹ شیخ بشیر احمد نے جنہیں عدالت کی طرف سے طلب کیا گیا تھا۔ بحث شروع کی اور اپیل سے متعلق بعض قانونی نکات کی وضاحت کی شیخ بشیر احمد نے ابھی بحث ختم نہیں کی تھی کہ عدالت کا اجلاس بدھ تک برخاست ہو گیا۔ اپیل کی سماعت کرنے والا فل بنچ چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد منیر۔ مسٹر جسٹس شہاب الدین۔ مسٹر جسٹس کارنیلیس مسٹر جسٹس امیر الدین اور مسٹر جسٹس ایس اے رحمان پر مشتمل ہے۔

ناصر کا عزم یوگوسلاویہ

قاہرہ ۲۵ جون۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر ۲۸ جون بروز ہفتہ یوگوسلاویہ کے دورے پر روانہ ہو جائیں گے۔ آپ اس دوران میں وزیر اعظم یوگوسلاویہ کے ساتھ ملاقات کریں گے اور عالمی حالات کا جائزہ لیں گے۔

ہنگری سے یوگوسلاویہ کا احتجاج

بلغراد ۲۵ جون۔ یوگوسلاویہ نے اعلان کیا ہے کہ ہنگری کی کمیونسٹ حکومت اپنے عوام اور عالمی رائے عامہ کے سامنے امرے ناج کے قتل کے لئے جوابدہ ہے۔ کیونکہ اس نے اس وعدے کی خلاف ورزی کی ہے کہ مسٹر ناج کو کوئی سزا نہیں دی جائے گی۔

یوگوسلاوی حکومت نے ایک طویل احتجاجی مراسلے میں حکومت ہنگری پر یہ الزام بھی لگایا ہے کہ اس نے ۱۹۵۶ء کی ہنگری کی … یوگوسلاویہ کی شرکت کی تہمت لگائی ہے۔

مراسلے میں کہا گیا ہے کہ یہ بات صاف ظاہر ہے کہ ہنگری کی حکومت نے دو مرتبہ ان وعدوں کی خلاف ورزی کی ہے جو اس نے یوگوسلاویہ کی حکومت سے کئے تھے "اول تو یہ کہ اس نے مسٹر ناج اور ان کے ساتھیوں کو اپنے گھر جانے کی اجازت نہیں دی بلکہ انہیں رومانیہ میں جلاوطن کر دیا۔ اور دوسرے یہ کہ ان کی حفاظت کے باوجود ان پر خفیہ مقدمے چلائے گئے۔ اور انہیں خفیہ طور پر سزائے موت دے دی گئی۔

امریکی مسلح افواج میں مزید پچاس ہزار کی تخفیف کی جائیگی

واشنگٹن ۲۴ جون معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کا محکمہ دفاع امریکہ کی مسلح افواج میں پچاس ہزار کی نئی تخفیف کے سوال پر غور و خوض کر رہا ہے۔ تاکہ فوجی اخراجات میں کمی کی جا سکے۔

فوج میں پچاس ہزار افراد کی تخفیف کا انکشاف تین روزہ وزراء کی کانفرنس کے اختتام کے موقع پر ہوا۔ جس میں امریکہ کے اعلیٰ فوجی و سول حکام نے شرکت کی اس اجلاس کا اہم مقصد جس کی قیادت وزیر امور دفاع کر رہے تھے یہ تھا کہ بچت کے نئے طریقے تلاش کئے جا سکیں۔ جو چھوٹی فوجوں کے لئے بہت زیادہ اخراجات کے رجحان کو بدل سکے۔

فوج میں یہ نئی تخفیف اس کے علاوہ ہے جس کے تحت یکم جولائی سے شروع ہونے والے مالی سال کے دوران میں پچیس ہزار افواج کی تخفیف کا پہلے ہی حکم دیا جا چکا ہے۔ مزید بتایا گیا ہے کہ کوریا کی جنگ کے اختتام پر مسلح افواج کی کل تعداد گھٹا کر صرف ۲۴ لاکھ پچاس ہزار کر دی جائے گی۔

امریکہ بھارت کو ۲۲ کروڑ پچاس لاکھ ڈالر دیگا

نئی دہلی ۲۵ جون۔ بھارت اور امریکہ نے دونوں حکومتوں کے درمیان کل دہلی اور واشنگٹن میں تین اقتصادی معاہدوں پر دستخط کر دئے ہیں۔ ان میں سے دو معاہدے ۲۲ کروڑ ۵۰ لاکھ کے قرضے کے متعلق ہیں جو امریکہ نے جنوری میں بھارت کو دینا منظور کئے تھے۔ پہلا معاہدہ جس پر کل دہلی میں دستخط کئے گئے ہیں اس کے تحت امریکہ بھارت کو مشرکمل اور ٹرانسپورٹ کی ترقی کے لئے دو کروڑ پچاس لاکھ ڈالر اور پٹ سن کی صنعت کی ترقی کے لئے پچاس لاکھ ڈالر دے گا۔ دوسرے معاہدے پر واشنگٹن میں دستخط کئے گئے ہیں۔ جس کے تحت امریکہ بھارت کو چار کروڑ ڈالر ریلوے کی ترقی کے لئے دے گا۔ یہ امداد روپوں کی شکل میں دی جائے گی۔

ان دونوں معاہدوں کے تحت حکومت امریکہ نے ۱۹۵۸ء کے لئے ۲۲ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کی امداد دینا منظور کر لیا ہے۔ دہلی میں ایک اور معاہدے پر بھی دستخط کئے گئے ہیں جس کے تحت امریکہ بھارت کو پانچ کروڑ ۷ لاکھ ڈالر کی گندم، مکئی وغیرہ دے گا۔ اس معاہدہ کے تحت بھارت کو دو کروڑ ڈالر نقد حاصل ہوگا جس کی فروخت سے حاصل شدہ رقم سے تین کروڑ پچاس لاکھ ڈالر بھارت۔ دو کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر امریکہ ان منصوبوں پر خرچ کرے گا۔

مردان میں کیمیاوی کھاد کے ڈپو

مردان ۲۵ جون۔ نئے ترقیاتی علاقہ مردان میں عنقریب کیمیاوی کھاد (امونیم سلفیٹ) کے دو ڈپو کھولے جائیں گے۔ تاکہ مقامی کاشت کاروں میں کیمیاوی کھاد ضرورت کے مطابق کافی تعداد میں بروقت تقسیم کی جا سکے یہ اعلان محکمہ ترقی دیہات مغربی پاکستان کے وزیر کرنل محمد امیر خاں ہوتی نے کل موضع شاکر تانگی میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

انہوں نے دیہاتیوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے درخشاں مستقبل کے لئے ترقی دیہات کے پروگرام کو کامیاب بنائیں۔ انہوں نے کوآپریٹو سٹور اور سوسائٹیاں قائم کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا۔ کہ ان کی سماجی اور اقتصادی ترقی کا انحصار بڑی حد تک ان کی اجتماعی کوششوں پر ہے۔

امریکہ میں بہترین پاکستانی طالبعلم

نیا پولس (امریکہ) ۲۵ جون۔ گذشتہ دنوں پاکستانی سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی ایک ضیافت میں مس آمینہ سید کو سال کا بہترین "پاکستانی طالب علم" قرار دیا گیا۔ اور امریکہ میں پاکستانی سفیر مسٹر محمد علی نے آپ کو اعزازی ارج عطا کی۔ مس آمینہ لاہور کے مسٹر سید لے شاہ کی صاحبزادی ہیں۔ اور الینوئس یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ آپ بچوں کی شخصیت سے متعلقہ مسائل کا مطالعہ کر رہی ہیں۔ آپ کا کہنا ہے کہ امریکی تکنیک کو پاکستان میں کامیابی کے ساتھ استعمال کرنے کے لئے اس میں مناسب اصلاح ضروری ہے۔ اور میں اس مسئلہ کی اہمیت سے پوری طرح آگاہ ہوں۔ مس سید کو پاکستان سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی نائب صدر بھی منتخب کیا گیا۔ دوسرے عہدیداروں کے نام یہ ہیں۔

صدر مسٹر محمد اظہر خاں اور سیکرٹری مسٹر عبد المجید۔

عالمی بینک کے مبصروں نے وادی ستلج کا معائنہ کیا

لاہور ۲۵ جون - عالمی بینک کے مبصرین نے کل سلیمانکی ہیڈ ورکس اور ان علاقوں کا معائنہ کیا۔ جنہیں وادی ستلج کی نہروں کا پانی اچانک بند ہونے سے شدید نقصان پہنچا ہے

پاکستانی انجینئروں کی ایک جماعت کے علاوہ ایک بھارتی انجینئر بھی مبصرین کے ساتھ تھا۔ بھارتی وفد کے لیڈر مسٹر گکھلاتی ناسازی طبع کے باعث ساتھ نہیں جا سکے۔ عالمی بینک کے مبصرین سلیمانکی سے بورے والا بہاولپور گئے اور شام کو لاہور واپس پہنچ گئے کل شام وہ مرالہ ہیڈ ورکس جائیں گے اور جمعہ کو دہلی روانہ ہو جائیں گے۔

آج عالمی بینک کے مبصرین نے متاثرہ علاقوں کے معائنے میں بڑی دلچسپی کا اظہار کیا اور اپنی آنکھوں سے وہ علاقے اور فصلیں دیکھیں جہاں پانی کی اچانک بندش کے باعث کاشت نہیں ہو سکی یا جنہیں ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے

معائنے کے دوران یہ محسوس کیا گیا کہ اس علاقے کی معیشت کو متوازن رکھنے کے لئے نہری پانی کی تقسیم کا ایسا انتظام انتہائی ضروری ہے جس سے آئندہ پانی کی کمی کی شکایت پیدا نہ ہو

اس سلسلے میں انجینئرنگ کے معتبر حلقوں کی طرف سے یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ پانی کی مقدار اور فراہمی کے موزوں وقت کے متعلق فریقین سے ضروری اعداد و شمار حاصل کرنے کے لئے ایک نگران مشنری قائم کی جائے نیز اس مشنری کو پانی کی تقسیم کے انتظامات اور اس سے سیراب ہونے والے علاقے کے جائزہ کا بھی اختیار دیا جائے۔

اردن پاکستان کے موقف کا حامی ہے

مظفر آباد ۲۵ جون پاکستان میں اردن کے وزیر مختار نے کہا کہ تنازعہ کشمیر کے سلسلے میں اردن پاکستان کے موقف کا پوری طرح حامی ہے۔ آپ نے کہا "حق خود ارادیت کشمیری عوام کا بنیادی انسانی حق ہے اور یہ صرف ریاست میں آزاد اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ کے ذریعے حاصل ہو سکتا ہے۔

اردن کے وزیر مختار جو آزاد کشمیر کے دو روزہ دورے پر آئے تھے آج مظفر آباد سے راولپنڈی روانہ ہو گئے۔

ایک ہفتے میں چیچک سے سترہ اموات

لاہور ۲۵ جون ایک اعلان کے مطابق ۱۴ جون کو ختم ہونے والے ہفتے کے دوران میں صوبے بھر سے چیچک کی اسی وارداتوں کی اطلاع ملی ہے۔ ان میں سے صرف سترہ مہلک ثابت ہوئیں۔ صرف لاہور شہر اور تحصیل میں ۴۴ وارداتیں ہوئیں جن میں سے آٹھ اموات ہوئیں۔ تحصیل ہری پور ضلع ہزارہ میں چھ وارداتیں ہوئیں۔ ان میں تین مہلک ثابت ہوئیں اس ہفتے کے دوران میں کسی اور وبائی کوئی واردات نہیں ہوئی۔

جنوبی ویٹ نام کی فوج کمبوڈیا میں گھس گئی

بنکاک ۲۵ جون - وزیر اعظم کمبوڈیا نے اعلان کیا ہے کہ آج صبح جنوبی ویٹ نام کی فوج نے شمال مشرقی کمبوڈیا پر حملہ کر کے سرحد کے چار میل اندر واقع ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ فوج کئی بٹالینوں پر مشتمل ہے اور آگے بڑھنے کے لئے تیار کھڑی ہے۔

وزیر اعظم کمبوڈیا نے کہا کہ ہم نے امریکہ سے اس معاملہ میں مداخلت کی درخواست کی ہے۔ اور اس سے کہا ہے کہ وہ جنوبی ویٹ نام کی فوجوں کو واپس بلانے کا انتظام کرے۔ لیکن اگر امریکی مداخلت ناکام رہی تو پھر ہم نے دوسرے دوستوں کی طرف رجوع کریں گے۔

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۴ اور ۲۵ جون ۵۸ء کی درمیانی رات ساڑھے بارہ بجے کے قریب رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ فضل الدین صاحب (بنت احمد دین صاحب) دار الرحمت بشری بچی کی پیدائش کے فوراً بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

(محمد شریف دار الرحمت۔ ربوہ)

صدر نے مشرقی پاکستان میں پارلیمانی حکومت معطل کر دی

ابو حسین سرکار کی وزارت کا استعفیٰ منظور کر لیا گیا

کراچی ۲۷ جون - صدر نے کل دوپہر ایک فرمان جاری کر کے مشرقی پاکستان میں پارلیمانی حکومت معطل کر دی - ڈھاکہ میں گورنر مشرقی پاکستان نے صوبائی اسمبلی کو برخاست کر دیا - ایک اور اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گورنر مسٹر سلطان الدین احمد نے سرکار کابینہ کا استعفیٰ منظور کر لیا تھا۔

مشرقی پاکستان میں دفعہ ۱۹۳ نافذ کرنے کے فرمان پر صدر کے دستخط کرانے کے لئے وزارت داخلہ کا ایک افسر بذریعہ طیارہ بھیجا گیا تھا - فرمان میں کہا گیا ہے کہ صدر پاکستان میجر جنرل سکندر مرزا نے حکومت مشرقی پاکستان کے فرائض و اختیارات خود سنبھال لئے ہیں۔ کیونکہ اس صوبہ کی حکومت آئین پاکستان کی دفعات کے مطابق چلانا اب ممکن نہیں رہا۔ صدر نے یہ قدم گورنر مشرقی پاکستان کی رپورٹ پر اٹھایا ہے۔ اب مرکزی پارلیمنٹ مشرقی پاکستان اسمبلی کے اختیارات بروئے کار لائے گی۔

صوبائی اسمبلی

مشرقی پاکستان اسمبلی کا اجلاس آج تین بجے شروع ہوا تو ڈپٹی سپیکر مسٹر شاہد علی نے گورنر کا حکم پڑھ کر سنایا جس کی رو سے اسمبلی کا اجلاس برخاست کر دیا گیا۔ اسمبلی کا اجلاس برخاست کرنے کا حکم آج صبح گیارہ بجے جاری کیا گیا تھا - یہ اجلاس ۱۲ جون کو بجٹ منظور کرنے کے لئے شروع ہوا تھا۔ کیونکہ اس سے قبل مارچ میں اسمبلی کا جو اجلاس ہوا اس میں ۳۱ مارچ تک صرف دو مطالبات زر منظور ہو سکے تھے - ۳۱ مارچ کو مسٹر عطاء الرحمن کی وزارت برطرف کر دی گئی تھی - اور اسمبلی کا اجلاس برخاست کر دیا گیا تھا۔ یہ تیسرا موقعہ ہے کہ اس سال اسمبلی برخاست کی گئی ہے۔

فیروز خان نون کی اپیل پر سپریم کورٹ کا فیصلہ محفوظ

مری ۲۷ جون - سپریم کورٹ میں مسٹر گرمانی کے ازالہ حیثیت عرفی کے مقدمہ کے فیصلے کے بعض پیراگراف حذف کرانے کے سلسلے میں وزیر اعظم ملک نون کی اپیل کی سہ روزہ سماعت ختم ہو گئی۔ عدالت نے اپنا فیصلہ محفوظ رکھا ہے۔ اس اپیل کی سماعت ایک فل بنچ نے کی جو چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد منیر، مسٹر جسٹس شہاب الدین، مسٹر جسٹس کارنیلیس، مسٹر جسٹس امیر الدین اور مسٹر جسٹس ایس۔ اے رحمن پر مشتمل تھا۔ چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد منیر نے بتایا کہ عدالت اپنے فیصلے کا اعلان چند روز کے اندر کر دے گی —— اس مقدمہ میں مسٹر منظور قادر ملک نون کے سینیئر وکیل کی حیثیت سے پیش ہوئے اس کے علاوہ اٹارنی جنرل مسٹر فیاض علی مغربی پاکستان کے ایڈووکیٹ جنرل مسٹر مشتاق